ابوالعتاہیہ

اس کا نام اسماعیل بن قاسم بن سوید ہے۔ کنیت ابو اسحاق اور لقب ابو العتاہیہ ہے۔ عباسی دور کا یہ شاعر حجاز کے عین التمر نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندانی پیشہ کمہار کا پیشہ تھا۔ وہ بھی مٹکے بناتا۔ انھیں اسی کی بنی ہوئی جالی میں بھر کر کوفہ کی گلیوں میں آوازیں لگا کر بیچتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ اسے فطرتا شاعری کا بڑا شوق تھا اور ادب سے گہرا لگاؤ تھا۔ وہ از خود شعر موزوں کرتا رہتا۔ کبھی دوران گفتگو وہ ایسی موزوں بات بول جاتا جسے لوگ تو نثر ہی سمجھتے لیکن وہ شعر ہوتی تھی۔ اس کی طبیعت میں ملکۂ شاعری بڑی حد تک راسخ ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ خود اپنے بارے میں کہا کرتا تھا ''اگر میں چاہوں کہ اپنی ہر بات شاعری میں کہوں تو یہ بھی میرے لیے ممکن ہے''۔

جب کوفہ کے نوجوانوں اور ادبی ذوق رکھنے والوں کے کان اس کی شاعری سے آشنا ہوئے تو وہ لوگ اس کے آوے میں اس کی شاعری سے لطف اندوز ہونے لگے۔ سامعین وہاں سے ٹھیکریاں اٹھاتے اور ان پر شعر لکھ کر لے جاتے اس طرح ابوالعتاہیہ اپنے آوے میں شاعری کے ٹھیکرے بھی تیار کرنے لگا لیکن کچھ دیر نہ لگی کہ وہ ایسے جواہر پارے بھی تیار کرنے لگا جو امراء کبرا کے گلوں کے ہار بننے لگے۔ اور بالآخر وہ لوگوں میں ضرب المثل بن گیا۔ اور یہ کمہار مٹی پانی سے نکل کر شعرا کی مجلس اور خلفا کے دربار کی زینت بن گیا۔

ابوالعتاہیہ کی شاعری فطری ہے۔ اس میں معانی کی نزاکت، الفاظ کی سادگی اور مضامین کی نیرنگی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ تکلف و آورد کی کمی ہے۔ اس کی قابل تعریف شاعری وہ ہے جو اس نے زہد کے موضوع پر کی ہے یا جس میں ضرب الامثال نظم کی ہیں۔

يهدّد الانسان بالموت

الا لـلّـــه انـــت متـــى تتـوب
و قـد صبغتِ ذوائبک الـخطوب
کـــانک لسـت تـعلم ای حث
یـحث بک الشروق کما الغروب
الســت تـراک کـل صبـاح یوم
تـقـــابـل وجـــه نـــائبة تـنوب
لـعـمـرک مـــا تهب الـریح الا
نـعـاک مـصیـرحا ذاک الهبـوب
الا لـــلّـــه انـبت فتـــی و کهـلا
تـلوح علـی مـفـارقک الذنوب
هـو الـمـوت الـذی لا بـد مـنـــه
فـلا یغلـب بک الامـل الکذوب
و کیف تـریـدان تـدعـی حکیما
و انـت لـکـل مـا تهوی رکوب

اراک تغیب ثم تؤوب یوما
و توشک ان تغیب ولا تؤوب
اتطلب صاحبا لا عیب فیه
و ای الناس لیس له عیوب
رأیت الناس صاحبهم قلیل
وهم، والله محمود ضروب
و لست سمیا بشرا وهوبا
و لکن الا له هو الوهوب
تحاشی ربنا عن کل نقص
و حاشا سائلیه بان یخیبوا

(ابو العتاهیة)

حل لغات :

هدد یهدد تهدیدا	=	ڈرانا، دھمکی دینا
تتوب. تاب یتوب توبة	=	رجوع کرنا، توبہ کرنا
صبغ یصبغ صبغة	=	رنگنا
ذوائب	=	(ذائبة کی جمع) بالوں کی چوٹی
الخطوب	=	(خطب کی جمع) مصیبت
حث یحث حثا	=	اُبھارنا
قابل یقابل مقابلة	=	سامنا کرنا، دوچار ہونا
نائبة	=	(جمع نوائب) مصیبت
تنوب. ناب ینوب نوبة	=	پیش آنا
تهب. هب یهب هبوبا	=	ہوا کا چلنا

نعا ينعى نعيا	=	موت کی خبر دینا
فتى	=	(جمع فتيان) نوجوان
مصرحا	=	صاف صاف
كهل	=	(جمع كهول) ادھیر عمر والا
تلوح. لاح يلوح لوحا	=	ظاہر ہونا، چمکنا
مفارق	=	(مفرق کی جمع) مانگ
الذنوب	=	(ذنب کی جمع) گناہ
الامل	=	(جمع الآمال) امید
الكذوب	=	جھوٹا
تريد. اراد يريد ارادة	=	چاہنا
حكيم	=	(جمع حكماء) عقل مند
هوى يهوى هواء ا	=	خواہش کرنا
ركوب	=	(اسم فاعل) سوار ہونے والا
تؤوب. آب يؤوب ايابة	=	لوٹنا
صاحب	=	(جمع اصحاب) ساتھی
ضروب	=	(ضرب کی جمع) مثال
سمى	=	بلند ہونے والا
وهوب	=	دینے والا
تحاشى	=	الگ ہونا
خاب يخيب خيبة	=	ناکام ہونا

تمرین : ا

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)۔

ا — ماذا تفهم عن صبغ ذوائب الخطوب ؟

۲- ما هو الامل الكذوب ؟

۳- كيف يستحق الانسان ان يدعى حكيما ؟

۴- اى قسم من الانسان لا يوجد عند الشاعر ؟

۵- من سائله ليس بخائب ؟

تمرین : ۲

كون سبع جمل مستعملا الكملات الآتية (مذکورہ الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے)۔

الريح فتى مفارق الامل حكيم قليل سائل

تمرین : ۳

اكتب سبع جمل عن الدنيا الفانية فى ضوء ما قرأت فى الابيات (اشعار کی روشنی میں دنیائے فانی سے متعلق سات جملے لکھئے)۔

تمرین : ۴

انثر احدا من الابيات الآتية (درج ذیل اشعار میں سے کسی ایک کی نثر بنائیے)۔

۱- هو الموت الذى لا بد منه
فلا يغلب بك الامل الكذوب

۲- اتطلب صاحبا لا عيب فيه
و اى الناس ليس له عيوب

۳- رأيت الناس صاحبهم قليل
وهم والله محمود ضروب

عائشہ تیموریہ

عائشہ تیموریہ دورِ جدید کی شاعرہ ہیں۔ ان کا پورا نام عصمت تیموریہ ہے اور ان کا خاندان کئی صدیوں سے علم و ادب میں ممتاز رہا ہے۔ ان کے والد کا نام اسماعیل تیمور تھا۔ اپنے دور کی بہت ہی مشہور، ذی علم اور نظم نویس عورت تھیں۔ قاہرہ میں ۱۲۵۶ھ میں ان کی ولادت ہوئی اور ابتدائے عمر ہی سے ان کی دلچسپی کھانے پکانے، سینے پرونے کے کاموں کے بجائے لکھنے پڑھنے اور علم و ادب سے تھی۔ ان کے والد کو جب ان کے رجحان طبع کا علم ہوا تو انھوں نے ان کی ہمت افزائی کی اور عربی و فاسی کا درس دینے کے لیے دو استاد مقرر کر دیئے۔

عائشہ تیموریہ نے سب سے پہلے فارسی میں شعر کہنا شروع کیا پھر بعد میں تینوں زبانوں فارسی، عربی اور ترکی میں اشعار کہنے لگیں۔

ان کے عربی اشعار کے مجموعہ کا نام حلیۃ الطراز ہے اس کے علاوہ ان کی ایک کتاب نثر میں بھی ہے جس کا موضوع اخلاقیات ہے۔ اس کا نام نتائج الاحوال فی الاقوال و الاحوال ہے۔ ان کے اشعار میں سادگی، خیالات میں ترتیب اور پاکیزگی ہے۔ ذہن وطبیعت کا میلان اخلاقیات کی طرف نمایاں ہے۔ انداز بیان سادہ لیکن مؤثر ہے۔ اشعار میں کہیں پیچیدگی اور ابہام نہیں ہے نہ تو خیالات اور نہ معانی میں اور نہ الفاظ کی بندش میں۔ بحریں بھی زیادہ تر چھوٹی اور آسان ہیں۔ ان خصوصیات نے ان کے کلام میں ایک خاص اثر پیدا کر دیا ہے۔

فى عفاف النفس

تـركـت الحب لا عن عجز طول
ولا عــن لـوم واش او رقيــب
ولا من روع زفـرات التصابى
ولا عــن اجـفــان الـحبيـب
ولا حـذر الـفـراق و خوف هجر
بـه تـجـرى الـمـدامع كالصبيب
و لـكـنى اصطفيت عفاف نفسى
تـقـره بـصـفـوه عين الاريب
و ذاک لانـــنـــى فـــى عـــصـــر قـــوم
بـــــه التهـــذيـــب كـــالأمـر الـعـجيـب

(عائشة تيموريه)

حل لغات :

عجز. عجز يعجز عجزا = عاجز رہنا

طول = بخشش

لوم. لام یلوم لوما	=	ملامت کرنا
واش	=	(اسم فاعل) چغل خور
رقیب	=	نگہبان
روع	=	گھبراہٹ
زفرات	=	زفرة کی جمع، آنسو
التصابی	=	عشق
اجفان	=	جفن کی جمع، پپوٹے
حذر. حذر یحذر حذرا	=	ڈرنا، احتیاط کرنا
الفراق	=	جدائی
ھجر	=	چھوڑنا، جدائی
مدامع	=	مدمع کی جمع، آنسو بہنے کی جگہ
الصبیب	=	عاشق
اصطفیت۔ اصطفی یصطفی اصطفاء	=	چننا، اختیار کرنا
عفاف. عف یعف عفافا	=	پاکدامن ہونا
تقر. قر یقر قرة	=	ٹھنڈا ہونا
صفو	=	خالص ہونا
الاریب	=	عقل مند

التمرین : ا

اجب عن الاسئلة الآتیة (درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے)۔

۱- لماذا ترکت الشاعرة الحب ؟

۲- هل ترکت الحب لعجز طول ؟

۳- بای شئ تقرعین الاریب ؟

۴- ای شئ عجیب فی عصر الشاعرة ؟

التمرین : ۲

کون جملا مستعملا الکلمات الآتیة (درج ذیل کلمات سے جملے بنایئے)۔

الحب رقیب زفرة الفراق الاریب .

التمرین : ۳

لخّص النظم فی لغتک.



نظم

عبوری دور کے نصف اوّل تک شعر و شاعری بھی اپنی پرانی ڈگر پر چلتی رہی، جس میں معانی و مطالب مبہم، آمد کے مقابلہ میں آورد اور زبان و بیان میں سطحیت تھی۔ مگر اس زمانے میں جوں جوں علمی و ادبی ترقیاں ہوتی گئیں، شعر و شاعری کا انداز بھی بدلتا گیا۔ چنانچہ مغربی تہذیب اور عربی تہذیب ملنے جلنے سے نئے نئے خیالات اور نئے انداز فکر پیدا ہونے لگے۔ اسلوب بیان اور الفاظ کے انتخاب میں شعرا نے جاہلی شعرا سے دوبارہ کسب فیض کرنا شروع کیا۔ معانی و مطالب اور حکمت و فلسفہ کی آمیزش سے کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کی ادا مولدین سے لی، اور رفعت خیال، نزاکت بیان، حقیقت پسندی اور واقعیت مغربی انداز فکر و فن سے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب عربی زبان میں ہر فن، ہر غرض و غایت اور ہر موضوع پر طبع آزمائی ہونے لگی۔

عربی اصناف سخن میں نظم ابتدا سے مانوس رہی ہے مگر دور حاضر میں اس کا ارتقا زیادہ ہوا ہے اور جہاں دیگر زبانوں سے لین دین کے بعد عربی زبان موجودہ ادوار کے اصناف سخن سے مالا مال ہوئی ہے۔ وہیں نظم میں بھی خوب ترقی ہوئی ہے۔ زیر نظر نظم دور جدید کے معروف ادیب و شاعر حافظ ابراہیم کی یادگار ہے جن کی مضمون بندی اور حسن اسلوب ہی اس کی امتیازی خوبی اور خداداد صلاحیت ہے، جس میں ایک خیال تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

محمد حافظ ابراہیم

محمد حافظ بن ابراہیم صوبہ اسیوط کے شہر دیروط میں ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ حافظ ابراہیم جب دو سال کے ہوئے تو ان کے والد ابراہیم فہمی انتقال کر گئے۔ حافظ کی ماں انھیں ان کے ماموں کے پاس قاہرہ لے گئیں۔ ان کے ماموں نے ان کی کفالت کی اور مدرسہ خیریہ پھر مدرسۃ المبتدیان اور بعد ازاں مدرسہ خدیویہ میں ان کی تعلیم ہوئی۔ پھر ان کے ماموں طنطا چلے گئے جہاں حافظ کو اپنے ساتھ لے گئے، مگر بعض اسباب کی بنا پر حافظ کی کفالت و سرپرستی سے ان کے ماموں دستکش ہو گئے۔ اب حافظ زندگی سے بیزار اور لوگوں سے نالاں اور تقدیر سے شاکی رہنے لگے۔ پھر انھیں ایک اچھا موقع ملا اور وہ ملٹری اسکول میں داخل ہوئے اور وہاں سے فوجی افسر ہو کر نکلے۔ پھر انگریزی فوج کے زیر قیادت سوڈان پر مصری حملہ میں ان کو بھی وہاں بھیجا گیا۔ آپ نے افسروں کی ایک جماعت کے ساتھ ۱۸۹۹ء میں وطن واپسی کی اجازت نہ ملنے کے سبب بغاوت کر دی۔ فوجی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلا کر پھر کچھ دنوں کے بعد پنشن دے دی گئی۔

محمد حافظ ابراہیم نے محمد عبدہ کی صحبت سے فیض اٹھایا اور اس کے علاوہ طبقہ اشراف میں اٹھنا بیٹھنا اور ان کی شان میں قصیدہ سنانا شروع کیا۔ ۱۹۱۱ء میں حشمت پاشا، جو اُن دنوں وزیر تعلیم تھے، نے انھیں دارالکتب المصریہ کے ادبی شعبہ کا صدر اور پھر مہتمم مقرر کر دیا۔ ۱۹۳۲ء تک اسی عہدے پر فائز رہے اور اسی سال سبکدوش ہوئے اور اسی سال ۱۹۳۲ء کی گرمیوں میں انتقال فرما گئے۔

حافظ نے ابتدائی زمانہ میں عباس اور عبدالحمید کی شان میں مدحیہ قصائد لکھے اور ملکہ وکٹوریہ کا مرثیہ۔ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی پر بھی نظم لکھی مگر بعد ازاں انھوں نے اپنی شاعری کا ہدف مصر کی آزادی اور اس کے لیے نوجوانوں کو انگریزی حکومت کے خلاف اُبھارنا بنا لیا تھا اور اسی سے انھیں شہرت دوام حاصل ہوئی۔

حافظ کی مضمون بندی اور حسن اسلوب ہی اس کی امتیازی خوبی اور خداداد صلاحیت ہے اور حافظ ان پانچ اساطین ادب میں سے ہیں جن کی شاعری نے دورِ جدید میں دھوم مچا رکھی ہے۔

قال على لسان اللغة العربية

رجعت لنفسى فاتهمت حصاتى
و ناديت قومى فاحتسبت حياتى
رمونى يعقم فى الشباب و ليتنى
عقمت فلم اجزع لقول عداتى
ولدت و لمالم اجد لعرائسى
رجالا و اكفاء وأدت بناتى
وسعت كتاب الله لفظا وغاية
وما ضقت عن آى به وعظات
فكيف اضيق اليوم عن وصف آلة
و تنسيق اسماء المخترعات
انا البحر فى احشائه الدر كامن
فهل سألوا الغواص عن صدفاتى
فيا ويحكم ابلى و تبلى محاسنى
و منكم و ان عز الدواء اساتى

فلا تكلوني للزمان فانني
اخاف عليكم ان تحين وفاتي
ارى لرجال الغرب عزا و منعة
و كم عز اقوام بعز لغات
اتوا اهلهم بالمعجزات تفننا
فيا ليتكم تأتون بالكلمات

(حافظ ابراهیم)

حل لغات :

حصاة	=	عقل
احتسب	=	ثواب کی امید کرنا
رمی به	=	الزام لگانا
عقم	=	بانجھ پن
اجزع	=	گھبرانا
عرائس	=	دلہن
آی	=	آیۃ کی جمع، نشانی
تنسیق	=	مرتب کرنا
احشاء	=	گہرائی
الدر	=	موتی
کامن	=	چھپا ہوا
الغواص	=	غوطہ لگانے والا
یاویحکم	=	اے لوگو تمھاری بربادی ہو

ابلی	=	پرانا
اساۃ	=	ہمدرد، آسی کی جمع
تحین	=	قریب ہونا
منعۃ	=	مضبوطی
تفنن	=	قسم قسم کے لوگ
یالیتکم	=	اے کاش

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے)۔

۱- من رمیٰ اللغة العربية بعقمها ؟

۲- ماذا قالت اللغة العربية عن وسعتها ؟

۳- بای شئ شبهت اللغة العربية نفسها ؟

۴- كيف تعز الاقوام بلغاتها ؟

تمرین : ۲

كيف تنعى اللغة العربية بحالها (عربی زبان اپنی حالت پر کس طرح نوحہ کرتی ہے)۔

تمرین : ۳

اكمل الابيات الآتية (درج ذیل اشعار کو مکمل کیجئے)۔

۱- رمونی بعقم فی الشّباب و لیتنی

... ...

۲- ... ...

وما ضقت عن آی به وعظات

۳۔ انا البحر فی احشائه الدر کامن

.....

تمرین : ۴

بینوا الابیات الآتیة فی النثر العربی (کسی ایک شعر کو نثر میں بیان کیجئے)۔

۱۔ ولدت و لمالم اجد لعرائسی
رجالا و اکفاء او آدت بناتی

۲۔ فکیف اضیق الیوم عن وصف آلة
و تنسیق اسماء المخترعات



فخر وحماسہ

ویسے تو جاہلی دور کے شعرا نے اپنی ذہنیت، اپنی عقلی وفکری نشو ونما، اپنے ماحول اور اپنی سماجی اور شخصی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق تقریباً ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن اس زمانہ کے مخصوص حالات کی وجہ سے شاید بہت سے نمونے ہم تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔ البتہ جن اغراض و اصناف کے نمونے ہم تک پہنچے ہیں ان میں سے بہت سے مروّج اصناف سخن، جن میں بڑے بڑے شعرا پیدا ہوئے اور اپنی شاعری کا لوہا منوایا۔ ان ہی اصناف میں سے فخر وحماسہ بھی ہے، جو عربی شاعری خاص طور سے جاہلی شاعری کے محبوب اصناف میں سے ہے۔ اس صنف میں شاعر اپنی، اپنے آبا و اجداد کی اچھائیاں، ان کے نیک کام، ان کی بہادری اور شجاعت، ان کی تعداد اور حسب و نسب میں برتری کے قصے سنا کر دوسرے قبائل کے مقابلہ میں فخر کرتا ہے اور جنگ و جدال کے موقعوں پر انھیں فضائل کو گنا کر جوش پیدا کرتا ہے۔ فخر وحماسہ عربی کی اتنی ممتاز اور نمایاں صنف ہے کہ ابو تمام اور بحتری نے حماسہ کے نام سے جاہلی دور کی فخریہ اور جوشیلی شاعری کے مجموعے مرتب کیے ہیں جو بہت مقبول اور اکثر درس گاہوں میں شامل نصاب ہیں۔

درس میں شامل قصیدہ فخر وحماسہ کی عمدہ مثال ہے جس نے شاعر کو جاہلی شعرا میں ممتاز کر دیا اور اسے اصحاب معلقات میں شامل کیا گیا۔

عمرو بن کلثوم

عمرو بن کلثوم قبیلہ تغلب کا شاعر، بہادر، شہسوار اور نامور سردار تھا، اس کی طاقت اور عرب قبائل پر اس کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ اسے ''فتاک العرب'' یعنی شیر عرب کہتے تھے۔ اس کا باپ بھی اپنی قوم کا سردار رہ چکا تھا اور قیادت و سیادت اور شان وشوکت میں ضرب المثل تھا۔ عمرو بن کلثوم نے اس شاہانہ اور شان وشکوہ کے ماحول میں پرورش پائی اور بہادری، اولوالعزمی اور علم وفضل میں وہ کمال حاصل کیا کہ پندرہ برس کی عمر ہی میں قبیلہ کا سردار چن لیا گیا۔

عمرو نے مختلف جنگوں اور معرکوں کو سر کر کے اپنا اور اپنے قبیلہ کا سکہ سارے عرب میں بٹھا دیا۔ ان صفات کے ساتھ قدرت نے اسے ایسی قادر الکلامی ایسا ذہن رسا اور ایسی طبع موزوں عطا کی تھی کہ اپنے زمانہ کا نامور مقرر اور صرف ایک قصیدہ کی بدولت فخریہ شاعری کا امام بن کر چمکا۔

عمرو بن کلثوم دور جاہلی کے ان شعرا میں سے ہے جنھیں صرف ایک قصیدہ کی وجہ سے شہرت دوام حاصل ہوگئی۔ اس قصیدہ میں ۱۰۶ اشعار ہیں اور اس کا موضوع اپنے اور اپنے بزرگوں کے کارناموں پر فخر کرتا ہے۔ وہ برجستہ گو شاعر تھا اس کا طرز بیان اور مضمون نہایت پاکیزہ اور بلند ہوتا ہے۔ وہ کم گو شاعر ہے۔ اس نے شاعری کی بہت سی صنفوں میں طبع آزمائی نہیں کی۔ اس کی شاعری کی کل کائنات اس کے مشہور معلقہ کے علاوہ چند قطعات ہیں جن کا موضوع بھی معلقات کے موضوع سے الگ نہیں ہے۔ اس نے اپنے قصیدہ کو دورِ جاہلی کے شعرا کی عادت اور رواج کے خلاف تشبیب کے بجائے ساغر وساقی کے ذکر سے شروع کیا ہے۔

عمرو بن کلثوم نے بڑی لمبی عمر پائی اور ڈیڑھ سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

من معلقة عمرو بن كلثوم

وقد علم القبائل من معد
اذا قبب بأبطحها بُنينا
بأنا المطعمون اذا قدرنا
و أنا المهلكون اذا ابتلينا
و أنا المانعون لما اردنا
و انا النازلون بحيث شئنا
و انا التاركون اذا سخطنا
و أنا الآخذون اذا رضينا
و نشرب ان وردنا الماء صفوا
و يشرب غيرنا كدرا وطينا
اذا ما الملك سام الناس خسفا
أبينا ان نقر الذل فينا
لنا الدنيا و من امسى عليها
و نبطش حين نبطش قادرينا

ملأنا البر حتى ضاق عنا

و ماء البحر نملأه سفينا

اذا بلغ الفطام لنا صبّى

تخر له الجبا برسا جدينا

(المعلقات العشر)

حل لغات :

معد	=	قبیلہ کا نام
قبب	=	قبۃ کی جمع، گنبد
أبطح	=	جمع اباطح، کشادہ زمین
آخذ	=	لینے والا
صفو	=	صاف ستھرا
کدر	=	گدلہ
طینا	=	مٹی
سام خسفا	=	ذلیل کرنا
اقر یقر اقرارا	=	اقرار کرنا
بطش	=	پکڑنا
ملأ	=	بھر دینا
ضاق	=	تنگ
سفین	=	سفینۃ کی جمع، کشتیاں۔
الفطام	=	دودھ چھوڑنے کی عمر
تخر	=	سر جھکانا

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے)۔

۱ – ماذا يفعل الشاعر و قومه اذا ابتلوا ؟

۲ – من يشرب صفو الماء ؟

۳ – من يأبى اقرار الذل ؟

۴ – من يخر امامه الجباير ؟

تمرین : ۲

بين خمسة خصال يفتخر بها الشاعر (ان پانچ خصائل کو بیان کیجئے جن پر شاعر فخر کرتا ہے)۔

تمرین : ۳

املأ الفراغ فيما ياتى (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱ – و انا الآخذون ..... رضينا.

۲ – و يشرب غيرنا ..... طينا.

۳ – اذا ما الملک سام ..... خسفا.

۴ – ابينا ان نقر ..... فينا.

تمرین : ۴

لخّص القصيدة باللغة العربية او الاردوية (قصیدے کا خلاصہ عربی یا اردو میں لکھیے)۔

الدرس العشرون (۲۰)

غزل

جاہلی دور کے اصناف سخن میں سب سے اہم اور ممتاز صنف غزل ہے۔ اس غزل کا موضوع اور محور عورت ہے۔ کیوں کہ غزل کے معنی ہیں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی آپس میں بات چیت اور عورتوں سے لطف اندوزی اور ان سے حسن محبت کی باتیں کرنا۔ چونکہ عرب بدوی زندگی گزارتے تھے، اس طرز زندگی میں مختلف قبائل اور ان کے افراد، لڑکے، لڑکیوں، بڑے بوڑھوں کو آپس میں ملنے جلنے کے مواقع بھی ملتے تھے۔ زندگی فطری تھی اور فراغت کے اوقات بھی زیادہ تھے اور جذبات کی فراوانی بھی۔ اس لیے حسن وعشق کے قصوں کو پروان چڑھنے کے خاصے مواقع حاصل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ادب میں جان غزل، شان غزل اور مرکز غزل ہمیشہ سے ہی عورت رہی ہے، اور امرؤ القیس سے لے کر عمر بن ابی ربیعہ اور جمیل بثینہ سے سے قیس، یوسف کریمی اور اس کے ہم مشرب شاعروں کی دنیائے دل کی ملکہ۔ ان کی شاعری کا سرچشمہ یہی عورت تھی۔ اور اسی پر اپنی ساری چیزیں نچھاور کر دینے کو تیار رہتے تھے۔ چنانچہ عربی شاعری کے ابتدائی دور میں ہر قصیدہ کی ابتدا میں چند اشعار محبوب کے اوصاف میں بیان کیے جاتے تھے اور وہ تشبیب کے نام سے مشہور تھے مگر جیسے جیسے وقت گزرتا رہا غزل نے عربی شاعری میں ایک صنف کی حیثیت حاصل کر لی۔ عربی کے ابتدائی غزل گو شعرا میں عمر بن ربیعہ کا نام لیا جاتا ہے جن کی پیدائش ٹھیک اسی دن ہوئی جس دن حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور اس میں غم جاناں کے ساتھ غم روزگار بھی شامل ہو گیا۔

درس میں گیارہویں صدی ہجری کے نامور دمشقی شاعر محمد بن یوسف کریمی اور دورِ جدید کے معروف ہندستانی ادیب و شاعر فیض الحسن سہارنپوری کی غزلیں شامل نصاب کی گئی ہیں۔ اثر آفرینی میں یہ غزلیں اپنی مثال آپ ہیں۔ ویسے تو جدید دور میں غزل گو شعرا کی تعداد کثیر ہے لیکن مذکورہ شعرا کے اشعار کو لطافت، حسن بیان اور عشقیہ انداز کی انفرادیت و اہمیت کے پیش نظر درس میں جگہ دی گئی ہے تا کہ طلبہ کی دلچسپی اس سبق سے پیدا ہو۔

محمد بن یوسف کریمی دمشقی

(۱۰۰۸ھ - ۱۰۶۸ھ/۱۵۹۹ء - ۱۶۶۷ء)

محمد بن یوسف بن یوسف کریمی دمشقی مشہور زمانہ ادیب اور اس کے مشہور مخدومین میں آپ کا نام نامی سرفہرست ہے۔ آپ نظم ونثر میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کے اشعار سن کر لوگوں کی طبیعتیں جھوم اٹھتی تھیں۔ بدیعی نے ان کا تعارف حسب ذیل مصرعہ سے کرایا ہے ع

هو الشاعر لو لم يكن به جنة لما قيل الاساحر

''وہ ایسے شاعر ہیں جن کو اگر جنون نہ ہوتا تو انھیں جادوگر ہی کہا جاتا''

آپ نے شرف دمشقی، مفتی فضل اللہ بن عیسیٰ اور شیخ عمر البقاری سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ امام عبدالرحمٰن عمادی اور امام ابوالعباس مقری سے تعلیم حاصل کی۔ ادب میں شیخ ابوالطیّب کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ انھیں کے طرز پر شاعری کی اور انھیں جیسی مہارت حاصل کی۔ فارسی اور ترکی کی زبانوں میں کمال حاصل ہو جانے کی وجہ سے اپنے دور کے شعرا اور فضلا پر سبقت لے گئے اور آپ تین زبانوں فارسی، ترکی اور عربی میں شعر کہتے تھے۔ آپ کے کچھ دُھن تھے، جو مقبول نغموں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے ساتھ روم کا سفر ۱۰۲۸ھ/۱۶۱۹ء میں کیا اور شیخ الاسلام یحییٰ بن زکریا کی صحبت میں رہے اور ان کی شان میں بہت سارے قصیدے لکھے پھر اپنے والد کے ساتھ دمشق واپس ہو گئے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد مدرسہ عزیہ میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا۔ پھر دوبارہ روم کا سفر کیا اور ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۵ء میں قاضی مقرر ہوئے۔ پھر کچھ عرصہ کے لیے عزلت نشینی اختیار کر لی۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ روم کا سفر کیا، اور یہ سفر ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۴ء میں ہوا۔

آپ کی پیدائش ۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء میں ہوئی اور وفات ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۶۷ء میں ہوئی۔

الغزل

و يوم اردت الصبر فيه فلم اجد

لقلبى اصطبارا والحبيب قريب

دنت دارها منى و شط بشخصها

و قرب زوال لم ارده لهيب

ممنعة لا يرتجى قط وصلها

فليس لمضنى امر ضته طبيب

دعانى هواها عنوة فاجبته

و قلبى لداعى الغانيات مجيب

اذا ما بدت للعين قامت شؤنها

فدمعى واش بيننا و رقيب

معاذى الهوى ان يحرم الوصل عاشق

له فى التصابي والغرام نصيب

وما طاب نفسا بالتصبر مغرم

ولا قرعينا بالبكاء كئيب

(ديوان محمد بن يوسف الدمشقى)

حل لغات :

اصطبار	=	صبر کرنا
شط	=	دور ہونا
لهيب	=	شعلہ
يرتجى	=	امید کی جاتی
مضنى	=	کمزور، بیمار
هوا	=	شوق، خواہش
عنوَة	=	زبردستی
الغانيات	=	غانية کی جمع، تکلف سے بَری حسینہ
شئون	=	آنکھ کی پتلی
واش	=	چغل خور
رقيب	=	حریف
التصابى	=	عشق
الغرام	=	چاہت
التصبر	=	صبر کرنا
مغرم	=	عشق میں ڈوبا ہوا
قر	=	ٹھنڈا ہونا
كئيب	=	رنجیدہ

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)۔

۱- لم لا يجد الشاعر الصبر ؟

۲- اى مرض ليس لها طبيب فى رأى الشاعر ؟

۳- ای شئ واش علی غرامه ؟

۴- هل یجد صاحب الغرام قرارا ؟

تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یلی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱- دنت دارها منی و ..... بشخصها.

۲- و قرب ..... لم ارده لهیب.

۳- دعانی هواها ..... فاحببته.

۴- و قلبی لدامی ..... مجیب.

تمرین : ۳

بینوا احدا من الأبیات فی النثر العربی (درج ذیل میں سے کسی ایک شعر کی نثر لکھئے)۔

۱- دنت دارها منی وشط بشخصها
و قرب زوال لم ارده لهیب

۲- اذا ما بدت للعین قامت شئونها
فدمعی واش بیننا و رقیب

تمرین : ۴

ترجم البیتین الآتیین فی اللغة الاردویة (درج ذیل اشعار کا اردو میں ترجمہ کیجئے)۔

۱- ممنعة لا یرتجی قط وصلها
فلیس لمضی امرضته طبیب

۲- وما طاب نفسا بالتصور مغرم
ولا قر عینا بالبکاء کئیب

مولانا فیض الحسن سہارنپوری

مولانا فیض الحسن بن علی بخش بن خدا بخش القرشی، حنفی، سہارنپوری اپنے عصر کے ممتاز عالم اور مشہور ادیب تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لیے مرکز علم وادب رامپور کا سفر کیا اور فضل حق خیرآبادی سے منطق و فلسفہ اور فقہ و ادب کی کتابیں مکمل کیں۔ حدیث کی تعلیم و سند حدیث کے لیے دہلی تشریف لے گئے اور علامہ احمد سعید دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث کا درس لینے لگے۔ فراغت کے بعد طب و حکمت کی طرف مائل ہوئے اور معروف حکیم امام الدین صاحب سے طب کی تعلیم شروع کر دی اور اس طرح آپ نے فقہ و حدیث و ادب عربی کے ساتھ طب کی تعلیم بھی مکمل کی۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد تدریس کی طرف راغب ہوئے اور مختلف مدارس و مکاتب میں درس دینے میں مصروف ہوگئے۔ اسی طرح اپنی زندگی درس کے ساتھ وعظ و خطابت میں بسر کرتے رہے حتی کہ آخر عمر میں لاہور کے اورینٹل کالج میں بحیثیت معلم خدمت انجام دینے لگے اور آخر میں صدر شعبۂ عربی کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔

آپ کی پوری زندگی درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی گزری۔ یہی وجہ ہے کہ آپ شعر و شاعری کے علاوہ کئی اہم کتابوں کے بھی مصنف ہیں مثلاً **حاشیة علی تفسیر البیضاوی، حاشیة علی تفسیر الجلالین، حاشیة علی مشکوٰة المصابیح، شرح بسیط علی دیوان الحماسة، شرح بسیط علی المعلقات السبع، دیوان فیض** وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

فیض الحسن صاحب کا شمار اپنے عہد کے ممتاز ادیب و شاعر کی حیثیت سے ایشیا میں ہوتا ہے۔ علم و ادب کی خدمت کرتے ہوئے ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ مطابق ۸/ مارچ ۱۸۸۷ء کو رحلت فرما گئے۔

یذکر شبابه و احبابه

کان الشباب و کنت حرا بالغا
و شربته عذبا فراتا سائغا
عهدی به مرعی مریعا ممرعا
و رعیته روضا خضیبا رافقا
فاخترت من بین السیوف صوارما
و لبست من بین الدروع سوابغا
و صحبت فتیانا کراما لم یکن
فیهم اخو زیغ فیلقی زائغا
ولا ینزغ الشیطان بینهم ولا
یشقی بهم احد و لست مبالغا
کانوا نجوما یستضاء بنورهم
لو لا هم ما کان عیشی رائغا
کانوا یقال له لکل منهم
لکأنه قمر تلألا بازغا
کانوا بناة مکارم مآثر
و ذوی العلی و اولی النهی و نوابغا

(دیوان فیض الحسن، ص ۴۲-۴۳)

حل لغات :

عذب	=	شیریں
سائغا	=	خوشگوار
مرعی	=	چراگاہ
ممرع	=	سرسبز
خضیب	=	رنگا ہوا
رافق	=	ساتھ دینے والا
صوارم	=	تیز تلواریں
الدروع	=	درع کی جمع، زرہیں
فتیان	=	فتی کی جمع، نوجوان
زیغ	=	کجی
ینزغ	=	ورغلانا
یستضاء	=	روشنی حاصل کرنا
رائغ	=	خوشحال
تلألأ	=	چمکنا
بازغ	=	روشن
مکارم	=	عمدہ
نوابغ	=	نابغۃ کی جمع، شریف لوگ

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)۔

۱- كيف كان عهد الشاعر بالشباب ؟

۲- كيف كان الفتيان الذين صحبهم الشاعر ؟

خطابت = جاہلی دور میں فن خطابت سے ایک نمونہ

تمثیلی حکایت = عہد عباسی کی ایک نمائندہ حکایت

سوانح = دور جدید کے دو نمونے — ایک ہندوستان سے

مکالمہ = دورِ جدید سے تین مکالمے

حصۂ نظم

حمد و نعت = جاہلی دور کے نمائندہ شاعر کا ایک مدحیہ قصیدہ

اخلاقیات = اخلاقی موضوع پر ایک اموی دور سے ایک قصیدہ

مدح = اموی دور کے نمائندہ شاعر کا ایک قصیدہ

زہد و تصوف = دو نمونے، ایک دورِ جدید سے

نظم = جدید دور کی ایک نمائندہ نظم

فخر و حماسہ = دور جاہلی کے مشہور معلقات سے ایک قصیدہ

غزل = دو غزلیں، ایک ہندوستان سے

درجہ یازدہم (عربی) کا نصابی خاکہ

قواعد عربی — Arabic Grammar

for class XI & XII

حصۂ نحو

حال کا بیان

مستثنیٰ کا بیان

اسماء الافعال کا بیان

اسم فاعل

صفت مشبہ

تمیز کا بیان

توابع (صفت، عطف، تاکید، بدل، عطف بیان)

ظروف مبینہ کا بیان

اسم مفعول

فعل لازم و متعدی

حصۂ صرف

ابواب مجرد کی شناخت

خواص ابواب ثلاثی مزید فیہ

جمع کے اوزان

تصغیر کا بیان

ابواب ثلاثی مجرد

ابواب رباعی

نسبت کا بیان

علم بیان و معانی

فصاحت و بلاغت کا بیان	=	تعریف و وضاحت
تشبیہ	=	تعریف، ارکان، وضاحت اور مشقی سوالات
استعارہ	=	تعریف، اقسام، وضاحت اور مشقی سوالات
حقیقت و مجاز	=	تعریف، وضاحت اور مشقی سوالات
خبر لانے کا فائدہ	=	وضاحت اور مشقی سوالات
ایجاز، اطناب، مساواۃ	=	تعریف، وضاحت اور مشقی سوالات
الجناس	=	تعریف، وضاحت اور مشقی سوالات

درجہ یازدہم (عربی) کا نصابی خاکہ

داستان عربی زبان — History of Arabic

for class XI & XII

عربی زبان کی ابتدا۔ کب اور کیسے

عربی زبان کا ارتقا

عربی زبان و ادب مختلف ادوار میں :

۱- دورِ جاہلی — مختلف اصناف کی ترقی اور ان کے نمائندہ ادباء و شعراء

۲- دور اسلامی — ,, ,, ,, ,, ,, ,,

۳- دورِ اموی — ,, ,, ,, ,, ,, ,,

۴- دورِ عباسی — ,, ,, ,, ,, ,, ,,

۵- دورِ جدید — ,, ,, ,, ,, ,, ,,

عربی زبان و ادب اندلس میں

عربی زبان و ادب امریکہ میں۔ مہجری ادب

عربان زبان و ادب ہندوستان میں

عربی زبان و ادب بہار میں

مختلف ادوار کے دس عربی نمائندہ شعراء و ادباء کا مکمل تعارف، اُن کے نثری و شعری نمونہ کے ساتھ

AL- HADIQAT-AL- ARABIA
(Arabic Language Textbook)
FOR CLASS - XI

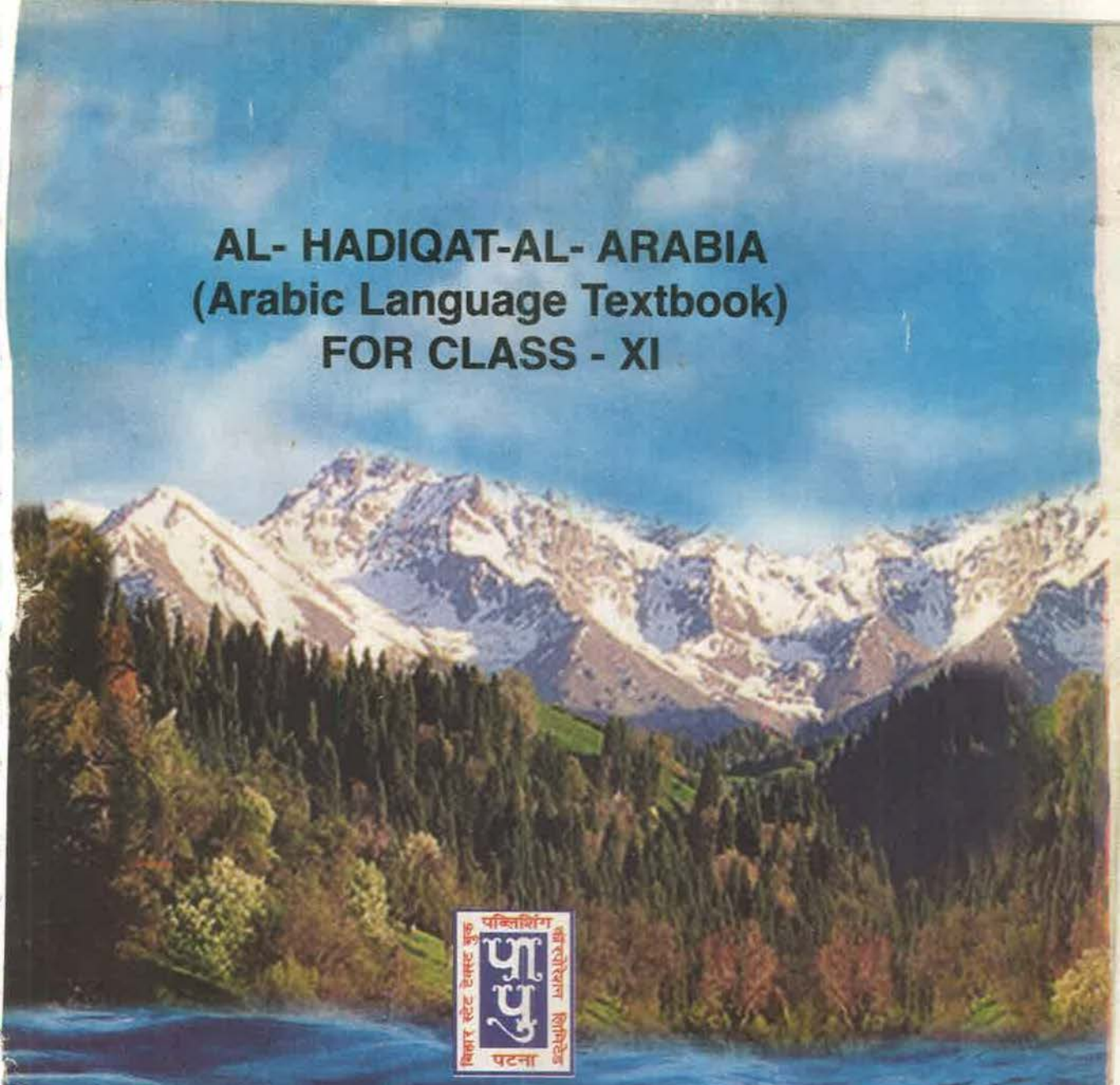

Cover Page Designed & Printed By Gyan Security Press (P) Ltd., Lucknow